More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

6- لب کشا لوگ ہیں، سرکار کو کیا بولنا ہے

ولادت: ۱۹۳۳

وفات: ۲۰۰۸

احمد فراز

www.Perfect24u.com

معنی	الفاظ
پردے کے پیچھے	پسِ پردہ
لب کھولنا، بولنا	لب کشا
راز	اسرار
پھانسی کا مقام	دار

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔

لب کشا لوگ ہیں سرکار کو کیا بولنا ہے

اب لہو بولے گا تلوار کو کیا بولنا ہے

تشریح

اس شعر میں شاعر احمد فراز کہتے ہیں کہ حاکم وقت نے جتنے ظلم و ستم ڈھانے تھے ڈھا چکا اب وقت آگیا ہے کہ ان مظلوم لوگوں کا لہو ان سے حساب لے گا احمد فراز ایک انقلابی شاعر کو ہمیشہ حکومت وقت کی غلط اور عوام دشمن پالیسیوںکیا خلاف بولتے رہے اور حکومت کی زیر عتاب رہے اس سے یہسر احمد فراز کہتے ہیں کہ لوگ میرے خلاف بیان دینے کے لیے تیار ہے حکومت اور حاکموقت کا کام اب آسان ہوگیا ہے مجھے مجرم ثابت کرنے کے لیے اب انہیں زیادہ بولنے اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں آپ فون نہیں گرے گا اور اگر بولے گا تو اپنی صفائی پیش کرے گا تلوار کو اجازت دے دی گئی ہے وہ خون بہا سکتی ہے مطلب یہ کہ مجھے مجرم ثابت کر دیا گیا ہے۔ ان کے ہاں ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کا جذبہ ملتا ہے اس لئے سیر میں انہوں نے ظالم حکمرانوں کے مظالم سے تنگ آکر انقلاب برپا کرنے والوں کی ترجمانی کی ہے۔

شعر نمبر۲۔

بکنے والوں میں جہاں ایک سے ایک آگے ہو

ایسے میلے میں خریدار کو کیا بولنا ہے

تشریح

شائستہ میں ضمیر فرشتوں اور وطن کا سودا کرنے والوں کی طرف سارا کرتا ہے کہ جب ملک میں اتنی بڑی تعداد میں اپنا ضمیر بیچنے والے موجود ہوں گے تو پھر ان کو کم سے کم داموں میں خریدنے والے بھی موجود ہوں گے جو ان کو خریدنے کے لیے تیار ہوتے ہیں شاعر احمد فراز شعر میں کہتے ہیں کہ میرے خلاف بیان دینے کے لئے حاکم وقت نے کچھ افراد خریدے گا ارادہ ظاہر کیا تھا جس میں بے شمار لوگوں نے لبیک کہا اور آگے بڑھ کر اپنی بولی لگائی اگر بکنے والا اپنی خوشی سے اپنے ہاتھ کو بکنے کے لیے خریدار کے سامنے کام بہت آسان ہو جاتا ہے اور خرید و فروخت میں بے ایمانی کرنے کے الزام سے بھی بری ہو جاتا ہے۔

شعر نمبر ۳۔

لو چلے آئی عدالت میں گواہی دینے
مجھ کو معلوم ہے کسی یار نے کیا بولنا ہے

تشریح

سرائیکی تھے کہ اپنے ضمیر اور کس چائے کو چند سکوں کے عوض فروخت کرنے والوں کی پہچان ہر سچے اور کھرے انسان کو ہوتی ہے احمد فراز کہتے ہیں کہ زمین فروش لوگ میرے خلاف عدالت میں گواہی دینے کے لیے جمع ہو گئے

ہیں میں ان سب کو جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میرے خلاف کس نے بیان دینا ہے یہ سب میرے ساتھی اور دوست تھے لیکن اب وہ وعدہ معاف گواہ بن کر حاکم وقت کے ہاتھوں بک گئے ہیں۔

شعر نمبر ۴۔

اور کچھ دیر رہے گوش بر آواز ہوا

پھر چراغ سر دیوار کو کیا بولنا ہے

تشریح

اسے مصر میں اپنے لئے دیوار پر رکھے گئے چراغ کو بطور استعارہ استعمال کیا اور یہ کہنا چاہتا ہے کہ میری مثال اس دیوار پر کھیرا کی ہے جو پورے گھر کو روشن کرتا ہے یا نہیں صاحب کو انقلابی سوچ نے پورے ماحول کو سرگرم عمل کر دیا یا کیا لیکن ان کے زمانے میں قرآن اس کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں اس لیے وہ کہتا ہے کہ میں تو چراغ کی طرح مجھ پر ختم ہونے والا ہوں مگر میرا پیغام زندہ رہے گا شاعر احمد فراز اپنے اثر میں کہتے ہیں کہ دیوار کے اوپر جو چراغ جل رہا ہے اگر ہوا اپنی موجوں سے اسے بجا دے اور اسے بولنے کی مہلت نہ دی تو اسے کیا پتہ چلے گا کہ ہر اک کیا کہنا چاہتا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ہے اس لیے میں ہوں اسے کہتا ہوں کہ کچھ دیر کے لیے اتنی تیزی دکھانے سے گریز کرے اور چراغ کا بیان بھی سنیں کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے پھر فیصلہ کرنا اس کا کام ہے لیکن ذرا کو صفائی کا موقع دینا اس کا حق ہے۔

شعر نمبر ۵۔

مجھ سے کیا پوچھتے ہو آخری خواہش میری

ایک گنہگار سردار کو کیا بولنا ہے

تشریح

سر کیا ہے کہ جب جال میں پورا نے مجھے گناہگار سیر کر موت پھانسی کی سزا دے دی اور مجھے پھانسی پر چڑھانے سے پہلے میری آخری خواہش پوچھی جا رہی ہے تو میں اپنی آخری خواہش کیا بتاؤں جب کہ میں جانتا ہوں کہ میں بے گناہوں احمد فراز کہتے ہیں کہ پھانسی دینے سے پہلے مجرم سے اس کی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تاکہ اگر ہو سکے تو پورا کیا جائے احمد فراز کہتے ہیں کہ تم لوگ مجھ سے آخری خواہش کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جو شخص گنہگار ہو پھانسی کے نتیجے پر کھڑا ہوں اور کچھ ہی دیر میں اس کی موت یقینی ہے جب دنیا میں اس کا وقت ختم ہو چکا ہو تو خواہش کیا معنی رکھتی ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

شعر نمبر ۶۔

کلکتہ شہر بھی چپ شاہ کے فرمان کے بعد

اب کسی واقف اسرار کیا بولنا ہے

تشریح

سایہ تھا کہ حکمرانوں کے ظلم و ستم نے عوام کی زبان پر مہر لگا دیا وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی خاموش ہیں ایک عام آدمی بھی ان جابر حکمرانوں کے تمام بھیدوں سے واقف ہے ان کی سب کو معلوم ہے مگر ان کے خوف نے ہر چیز کو چپ رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے اس شعر میں شاعر احمد فراز کہتے ہیں کہ جب بادشاہ وقت نے مجھے ان کو پھانسی دینے کا حکم جاری کیا ہے اصل حقیقت سے واقف ہے وہ اس ماحول میں کیا کر سکتے ہیں جو لوگ میرے پھانسی کے فیصلے کے خلاف ہے اور میرے طرفدار ہیں وہ ان حالات میں مجبور ہیں کہ میرے حق میں آواز اٹھا سکیں۔

شعر نمبر ۷۔

وہی جانے پس پردہ جو تماشہ گر ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کب کہاں کون سے کردار کو کیا بولنا ہے

تشریح

شاعر یہں ان امراء اور حکمرانوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو حکومتی نظام کو کسی کھیل تماشہ کتنا چلا رہے ہیں ان کے لیے ان کے ماتحت کاٹ پتلوں کی طرح ہے جن کی روح کے پیچھے رہ کر جس طرح چاہے ان کو حرکت دیتے ہیں اس قرار دینے والا جزا دینے کا تماشہ جس شخص نے بنایا ہے وہ پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا لیکن کیونکہ یہ سازش اس کی تیار کی ہوئی ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ جن کرداروں کو مجھے سزا دینے کے لیے تیار کیا گیا ہے ان کو میرے خلاف کیا بیان دینا ہے کب دینا ہے اور کس نے دینا ہے سب کو الگ الگ پٹی پڑھائی گئی ہے۔

شعر نمبر ۸۔

جہاں دربار ہوں شاہوں کے مصاحب ہو فراز

وہاں غالب کے طرف دار کو کیا بولنا ہے

تشریح

www.Perfect24u.com

غزل کے مقطع میں شاعر نے تلمی کی صنعت استعمال کرتے ہوئے اس شہر کی طرف اشارہ کیا ہے جو بادشاہوں کے دربار کی شان ہوتے تھے اور بادشاہوں کے خاص شعرا میں ان کا شمار ہوتا تھا شاعر احمد فراز نے آخر میں اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ فراز وہاں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار لگے ہوں نوکر چاکر اور دوسرے مصاحبین مؤدب کھڑے ہیں اور خوف کا ماحول ہو وہاں مرزا غالب کا ایک ساتھی کیا کر سکتا ہے یعنی ایک شاعر بیچارے کی کون سنتا ہے مرزا غالب بھی مشہور غزل گو شاعر تھے وہ بھی حکومت وقت کی زیر عتاب رہے تھے اور بڑی مشکل سے اس کی جان چھوٹ گئی ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں انگریزوں نے مرزا غالب پر بغاوت کا الزام لگا دیا احمد فراز نے اپنے جرم اور اپنی حیثیت کی کیا خوب تشبیہ مرزا غالب سے دی ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مشق

سوال نمبر ا۔ دی گئی غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

- اب لہو بولے گا سے کیا مراد ہے؟

حکیم خط عوام کی آزادی رائے کا حق چھیننے کے لیے ان کا گھوارا تھا اب محکوم عوام کا لہو گرم ہو گیا ہے نہ وہ جوش مار رہا ہے عوام سڑکوں پر نکل آئی ہے اب تو وہ قرآن کے دباؤ میں نہیں آتے ہیں اب تو ان کا لہو بولے گا ان کا نعرہ ہوگا ناحق خون بہنے لگے تو پھر وہ انقلاب ضرور برپا ہوتا ہے اور مظلوموں کا ناحق بہنے والا خون ظالم حکمرانوں سے اپنا حساب لیتا ہے اس لیے شاعر کے مطابق اب گناہوں کا لہو بولے گا۔

- ہوا کے گوش برآواز سے کیا مراد لی گئی ہے؟

ہوائے گوش برآواز سے مراد ہے کہ جو کچھ دیر تک نہ چلے اور ابھی چپ کر انتظار کریں اگر کوئی چراغ کسی کھلی جگہ پر دیوار پر رکھ دیا جائے دور سے تیز ہواؤں کے چلنے کی خوفناک آواز آرہی ہے اسے گوشت برآواز ہوا کہتے ہیں اسی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

حالت میں چلا کو خوب معلوم ہوگا کہ اس کے بچھڑنے کا وقت آگیا ہے چونکہ ساری حکمرانوں کی وجہ سے کچھ بول نہیں سکتا اس لیے اس کے ختم ہونے کا اسی طرح انتظار کیا جائے جس طرح دیوار پر رکھے گئے چراغ کے بجھنے کی خبر سننے کا ہوا انتظار کرتی ہے۔

- **خلقت شہر کیوں چپ تھی؟**

خلقت شہر بادشاہ وقت کے خوف سے جو بیچ شاہی فرمان آگیا کہ کسی کو بھی شاہی فرمان پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے اس سے صرف تسلیم کرنا ہے اس پر چوں کرنا خلاف قانون ہے تو شہر کی خلقت کو چپ لگ گئی کہ اگر بولیں تو مقدمہ میں دیر لیے جائیں گے خلقت شہر اس میں چھٹی کے ان کی آواز کو ظالم حکمرانوں کے جبر اور مظالم میں چپ کروا رکھا تھا۔

- **شاعر نے آخری خواہش کیوں نہ بتائی؟**

شاعر نے اپنی آخری خواہش اس لیے نہ بتائی کہ اسے یقین تھا کہ اسے ضرور موت کی سزا ہوگی۔ اس لئے جو شخص چند لمحے بعد مرنے والا ہو اس کی آخری خواہش کیا ہو سکتی ہے اور اس سے اس کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے ۔ کیونکہ بادشاہ کے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تمام اہل کار بشمول قاضی اور گواہ اُس کے خلاف تھے، اس لیے آخری خواہش بتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ اُس کو سننے والا کوئی نہ تھا۔

سوال نمبر ۲۔ اس غزل کے ردیف لکھیں۔

جواب: "کو کیا بولنا ہے"

سوال نمبر ۳۔ اس غزل کے قوافی لکھیں۔

جواب: سرکار، تلوار، خریدار، یار، دیوار، اسرار، کردار، طرفدار۔

سوال نمبر ۴۔ بکنے والو میں جہاں ایک سے ایک آگے ہو

ایسے میلے میں خریدار کو کیا بعلنا ہے

کلام میں کسی چیز کا ذکر کرنا اور پھر اُس کی مناسبت سے دوسری چیزیں لانا بشرطیکہ یہ چیزیں متضاد نہ ہوں مراعاۃ النظیر کہلاتا ہے۔ جیسے مندرجہ بالا شعر میں بکنے کی مناسبت سے میلے اور خریدار کا ذکر کیا گیا ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کم از کم تین ایسے لکھیں جن میں صنعت مراعاۃ النظیر کا استعمال ہو۔

جواب:

۱۔ زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ

جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

۲۔ مہکے جو پھول تیز چلی اور بھی ہوا

آئی خزاں بھی رونق گلزار دیکھ کر

۳۔ کشتیاں سب کی کنارے پر پہنچی ہیں امیر

ناخدا جن کا نہ ہو اُن کا خدا ہوتا ہے

درج ذیل شعر کی تشریح کریں۔

جہاں دربار ہوں شاہوں کے مصائب ہوں فراز

وہاں غالب کے طرفدار کو کیا بولنا ہے

تشریح:

www.Perfect24u.com

غزل کے مقطع میں شاعر نے تلمی کی صنعت استعمال کرتے ہوئے اس شہر کی طرف اشارہ کیا ہے جو بادشاہوں کے دربار کی شان ہوتے تھے اور بادشاہوں کے خاص شعرا میں ان کا شمار ہوتا تھا شاعر احمد فراز نے آخر میں اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ فراز وہاں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار لگے ہوں نوکر چاکر اور دوسرے مصاحبین مؤدب کھڑے ہیں اور خوف کا ماحول ہو وہاں مرزا غالب کا ایک ساتھی کیا کر سکتا ہے یعنی ایک شاعر بیچارے کی کون سنتا ہے مرزا غالب بھی مشہور غزل گو شاعر تھے وہ بھی حکومت وقت کی زیر عتاب رہے تھے اور بڑی مشکل سے اس کی جان چھوٹ گئی ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں انگریزوں نے مرزا غالب پر بغاوت کا الزام لگا دیا احمد فراز نے اپنے جرم اور اپنی حیثیت کی کیا خوب تشبیہ مرزا غالب سے دی ہے۔

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com